بعون خدای جہان آفرین و بیمن فیض نبی حق برسید المرسلین
الحمد للہ کہ نسخہ دلپذیر کتاب بی نظیر گلزار ہمیشہ بہار موسوم بہ
رسالہ کاشف اسرار
من تصنیف فضیلت بنا کمالات دستگاہ جناب مولوی محمد امیر حسن صاحب ظلہم
در مطبع الٰہی آگرہ بسعی محمد محمود خان مطبوع گشتہ طبع جہانیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد لاتعد و لاتحصے خاص اوس ذات واحد و لاشریک کو لایق ہے
کہ جسنے ایک کلمۂ کن سے کل مخلوقات ہیزدہ ہزار عالم کو
کتم عدم سے جلوۂ ظہور مین لایا اور نعت بعید و بی انتہا
خاص اوس سید المرسلین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین
ختم الانبیا صاحب لولاک لما صدر نشین فاوحے
الی عبدہ ما اوحے احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کو فایق ہے کہ جسنے ایک سیف اللہ
کلمۂ لا الہ الا اللہ سے شر کفر کو مٹایا اور اسلام جابجا پھیلایا بعد حمد و نعت کے
خاکسار محمد امیر اکبرآبادی خدمتمین اپنے بھائی مسلمانون کے بیان عقائد
فاسدہ سے آگاہ کرتا ہے کہ جسمین تکرار اکثر مشہور دیار مین ہے +

خالقِ کونین وہ غفار ہے ۔ ہم گنہگاروں کا بخشن ہار ہے
واحد و یکتا غنی سردار ہے ۔ سب شہنشاہوں کا وہ مختار ہے
ظاہر و باطن کا محرم دار ہے

ایک کُن سے کل کو ہے پیدا کیا ۔ قدرت اپنی کو دکھایا برملا
عرش سے فرش تک جو کچھ ہے بنا ۔ لاشریکی اوسکی پر شاہد ہوا
کیونکہ یہہ اللہ کا سب کار ہے

اس ظہور اپنے کا باعث وہ کیا ۔ یعنی نور پاک احمدؐ مصطفے
دی فضیلت سب پہ اونکو برملا ۔ بلکہ خاطر اونکی سب پیدا کیا
کیونکہ وہ لولاک کا سردار ہے

اب سنو میرا جو کچھ اظہار ہے ۔ سو منو سوچو یہہ کیا گفتار ہے
ہر گلی کوچہ مین کیا اسرار ہے ۔ مولوی ملاّ مین کیا تکرار ہے
سب بیان کرتا ہوں جو اسرار ہے

رسالہ کاشف اسرار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقویت الایمان کا کیا اسرار ہے ۔ کل سلف پر طعن اوسکا تکرار ہے
اونکی رسموں سے اوسے انکار ہے ۔ سبکو کہتا مشرک اور کفار ہے
کیونکہ وہ حرمین سے بیزار ہے

تہا عرب مین ایک یہہ فتنہ اوٹھا
شیخ نجدی ایک واں پیدا ہوا

وہ کتاب التوحید کہکر برملا
کل سلف کو مشرک اوسنے کہدیا

تقویت الایمان بھی اوسکا یار ہے

ابن تیمیہ تہا ان دونون کا پیر
جسنے یہہ مذہب نکالا تہا شریر

آخرش مارا گیا ہوکر حقیر
یہہ اوسیکی راہ پر ہین راہ گیر

جز خدا کہتے ہین سب بیکار ہے

جو کہین حرمین ہین حیات النبی
حاضر اور ناظر اونہین جانین سبھی

یہہ کہین وہ شرک سب ہے واجبی
آیتین پڑھکر بتون کی شان کی

واہ کیا ایمان کا آثار ہے

بت کو دیکھو اور نبی کی شان کو
اوسکو دیکھو اور اس طوفان کو

دیکھو مطلب آیت قرآن کو
اور اوسکے فائدہ شیطان کو

فائدہ مین کل فساد اظہار ہے

دیکھہ لو شیطان بہکاتا پہرے
کل جہان مین حاضر اور ناظر رہے

بدترین خلق تو یہہ کچھہ کرے
اور مقبولون سے کچھہ نا ہوسکے

اونکو سو سو طعنہ کی مار ہے

بہوت اور شیطان اور سب اولیا
ایکسا لکہتا ہے اوسمین جابجا

کچھہ نہین تفریق کرتا ہے ذرا
جز خدا سب پر تبرا کہہ گیا

آیت قرآن کا اظہار ہے

جیسے ہی زیارت رسول اللہ کی
وہ ملاقات ہیگی بس اللہ کی

اوسمین یہہ تقریر ہے بدخواہ کی
مستحب ہے کی نکی یا خواہ کی

حج کرنا مومنون کا کار ہے

واہ کیا مومن ہے کیا گفتار ہے
اور قصد شد رحال سے انکار ہے

من زار نی جو حدیث اظہار ہے
من زیارہ اور جفانی کار ہے

اوسنے بھی نکمی او بیزار ہے

آجتک جتنے سلف مین تھے ولی
حق کے کہنے سے چھپاتے منہ سبھی
ہوگئے کچھ وہ نہ سمجھے تھے ذری
تقویۃ الایمان نے چوری کھولدی
واہ واہ کیا کبر کا آثار ہے

جب خودی مین بھول جاوے اس نمط
کھینچ دیوے سبکے اوپر اپنا خط
کیون نہ وہ اسلاف کو کہوے غلط
یہہ نیا منطق کا ہے اب ربط و ضبط
اوسکو تقریری علم درکار ہے

قبر پر چادر ہو یا ہووے غلاف
نسبت اوسکو بت سے دیتا ہے صاف
اور سقف و گنبد و شمیانہ صاف
شرک اوس زیارت کو کہوے برخلاف
اسطرح حرمین سے انکار ہے

مشرک اور کافر کہے حرمین کو
قتل پر حرمین کے آمادہ ہو
پیشوا اوسکا اسیری قوم جو
وہ پہاڑون مین بسا ہے دیکھلو
دشمن حرمین بس فی النار ہے

جو نہوتا اس طرح فضل خدا
مشرکون سے پاک حق نے کر دیا
دین کیون حرمین مین رہتا سدا
جسنے اب حرمین کو مشرک کہا
اوسکے مذہب پر خدا کی مار ہے

ہین جو سب حرمین مین پختہ قبر
روشنی ہوتی ہے اوپر خوب تر
اور بڑا اجاور خلاف ہر ایک پر
یہہ کہے وہ مشرک ہی سب سربسر
اور کہے مشرک ہے جو زوار ہے

حق نے فرمایا جو ہے قرآن مین
آیتین وہ جو بتون کی شان مین
اونکو وہ لکھتا ہے اس القان مین
تہمتین حرمین پر ہر آن مین

برملا اوسکا یہی اظہار ہے

یارسول اللہ یا خیر الورا
یا نبی یا شفیع یا مصطفے
یا حبیب اللہ اور یا مجتبےٰ
ہے پکار حرمین مین یہہ جابجا

وہ کہے یہہ شرک کا اذکار ہے

دین اور اسلام ہے حرمین مین
ہے بزرگی اوسکی بس کونین مین
اوسکے سب اصحاب ہین دارین مین
یہہ کہے کافر او مشرک طعن مین

قتل کو اونکے لیئے تلوار ہے

وہ پڑہین مولود حضرت کا مدام
سب کرین خوش ہوکے مجلس خاص و عام
یہہ کہے بدعت ہے یہہ لاکلام
قتل کرنا انکا ہے واجب تمام

کیونکہ یہہ شرک کا آثار ہے

ایسے مذہب پر خدا کی مار ہو
دشمن حرمین کا فی النار ہو
یارسول اللہ سے بیزار ہو
ایسے پر اللہ کی پھٹکار ہو

اس عقیدہ پر قتل درکار ہے

کیون یہہ قوم جا پہاڑون مین چھپا
لومڑی بندر سا کیون ہو کر گھسا
کیون نہین حرمین پر چڑہ کر گیا
دیکھتا پھر حق و نا حق کا مزا

کس طرح حرمین کی تلوار ہے

گر ہزاروں ہوویں نجدی برملا
تقویت الایمان کے جو ہیں جان فدا
اور ایک حرمین کا ہو ایک جا
پھر بھی ہو حرمین کا غالب سدا

کیونکہ اللہ اونکا ہر دم یار ہے

ابن تیمیہ تو اونکا لاٹ ہے
شیخ نجدی اوسکے بیچ ٹھاٹ ہے
تقویت الایمان اوسکی ہاٹ ہے
حارق الاشرار اوسکا بھاٹ ہے

اوسکا جو کہنا ہے سب بیکار ہے

کیونکہ وہ ہیں سب مخالف برملا
قاعدہ حرمین سے ہر ایک جا
جو کہے حرمین میں اسطرح جا
پھر ذرا دیکھو کہ ہو کیسا مزا

ہر طرف سے ضربت پیزار ہے

اور جو ہیں حرمین میں برکت کی جا
جیسے غار ثور اور غار حرا
اور مسکن حجرہ اور متکا
اور بیت عمرؓ و علیؓ صدیقؓ کا

اور پھر عثمان غنی کا دار ہے

اور تولد کی جو ہے حضرت کے جا
اور گھر ہے فاطمہؓ زہرا کا جا
اور اکثر مسجدیں ہیں جابجا
اور رحمت کی وہاں اکثر ہیں جا

جس جگہ رحمت خدا ہر بار ہے

وہاں پہ جاتے ہیں زیارت کو سدا
پڑھ دوگانہ کرتے ہیں و سجا دعا
مغفرت چاہتے ہیں اور رحمت خدا
وہ کہے یہ شرک ہے سب برملا

جو کرے وہ مشرک اور بدکار ہے

بغض سے اوسکا جو دل ہیگا پلید — اون زیارتون کا ہی دشمن شدید
جسطرح سادات کا بدخواہ یزید — اوس طرح نجدی ہوا پیدا جدید
اونکے وہ مسمار کو تیار ہے

پہر گیا حرمین سے ہو کر خفا — اور اسیری قوم مین جا کر ملا
جب نکلا اوسکے دل کا مدعا — طیش کہا جبلکہ جہنم مین گیا
آجتک اوسپر پڑی پہٹکار ہے

ہین جو علمار عرب حرمین مین — اونکا کہنا ہے سند دارین مین
تقویت الایمان ہے اوس ہند مین — سب ہین نجدیہ طریق ہر بین مین
یون نہین وہ قابل اعتبار ہے

گو قرآن حرمین مین نازل ہوا — کیونکہ اونکی تہی زبان یہہ ہی سدا
پر نہ سمجہے اوسکا وہ کچہہ مدعا — تقویت الایمان نے کہول کر دیا
واہ واہ کیا عقل کا اسرار ہے

جنکی ہووے گفتگو اور علم خاص — وہ نہ سمجہین اور یہہ سمجہے خلاص
واہ واہ کیا عقل کا ہے اختصاص — علم جو ہووے تو ایسا ہووے خاص
کیا نمودی کا گرم یہہ بازار ہے

صحاح ستہ اوسنے دیکہا تمام — اور حدیثون سے بہلا کیا اوسکو کام
علم قران اوس سے پایا انصرام — ورنہ پہلے کون جانے تہا کلام
یہہ بہی تو پیدا ہوا اوتار ہے

حق نے یہہ قران جب نازل کیا ۔۔۔ اور سب جبریل نے پہونچا دیا

کہولکر حضرت سے سارا مدعا ۔۔۔ کہہ سنایا کر دکہایا جا بجا

کوئی بہی اخفا نہین اسرار ہے

اور حضرت نے سکہایا برملا ۔۔۔ اپنے اصحابونکو سب علم خدا

اور اصحابون سے علما کو ملا ۔۔۔ مجتہد جو چار ہین صدق و صفا

فیض جنکا خلق مین اظہار ہے

اونکو تو سوجہی نہین ایسی دلیل ۔۔۔ تقویت الایمان کا جو ہی قال و قیل

آپ بنتا ہے موحد اور خلیل ۔۔۔ اور سلف کو ہر امر مین کر ذلیل

مشرک اور کافر سجہے ہر بار ہے

بینگے یہہ نجدی کی سب راہ و طریق ۔۔۔ ابن تیمیہ ہے بس اونکا شفیق

حرم مین کوئی نہین اونکا خلیق ۔۔۔ یہہ نرالا ہیگا مذہب اور طریق

یہہ اسیری قوم کا آثار ہے

اس بیان کو لازم ہی کرنا صلاح ۔۔۔ اکثر اسمین کفر ہے اکثر فلاح

اکثر اسمین مستحب اکثر مباح ۔۔۔ یہہ نہین سب شرک کہہ دی ہے صلاح

گول کہنے سے تو ہمکو عار ہے

واہ سبکا گول گول ایمان ہے ۔۔۔ اور لنبا چوڑا یہہ شیطان ہے

حق تو کہنا اسکا ہی ایقان ہے ۔۔۔ کیا خودی مین غرق یہہ حیران ہے

اپنے آگے سبکو سمجہے خوار ہے

جز فرائض اور سنت آٹھہ کے | جو نوافل کوئی مسجد مین پڑہے
یا قران یا ذکر حق کوئی کرے | اوسکو بہی وہ بدعتی کہنے لگے

اور کہے یہہ مکر کا سب کار ہے

جب خدا کی بندگی بدعت ہوئی | پھر بہی توحید ہے وہ کونسی
کون سے شیطان کی تقلید کی | ایسی باتین اونسے جو ہونگی کہی

کونسے یہہ مرض کا بیمار ہے

جا کے مسجد مین پڑہے حق کی نماز | اور کرے اوسکا ہی سجدہ با نیاز
ہاتہہ باندہے رو بقبلہ ہو دراز | وہ بنا دے شرک اور یہہ کار آز

اسکو بس ہجران کا آزار ہے

ہیکے باتین کرنا ہی سب یہہ غرض | بڑہ گیا ہے بغض کا ہی اوسکو مرض
یہہ جانے کل عبادت جز لفرض | اور نوافل سے بہلا کیا اوسکو غرض

جب رسول اللہ ہی سے انکار ہے

یعنی ہے نجدی اسیری کا یہہ قال | مت کرو کلمہ مین ہرگز استعمال
یعنی جب کہہ لا الہ الا اللہ حال | شیر جا جب کر محمد استعمال

سو بہی شرماشرمی یہہ گفتار ہے

ورنہ اونکا خاص ہے یہہ عہد یا | تام نا رہوے محمد مصطفے
تبر بہی اونکی کرے ہمار جا | تب کہی توحید ظاہر جا بجا

اسطرح بدخواہ ناہنجار ہے

کیون ہوا اسطرح یہہ دشمن رسول ۔ جسکا دین اسنے کیا ہیگا قبول
کسکا یہہ کلمہ پڑہے ہی بالفضول ۔ کب سے یہہ پیدا ہوا اسکو جہول

کیون خود مین اسطرح یہہ خوار ہے

جبکہ کلمہ ہی مین خود تکرار ہو ۔ پہر عبادت دوسری کس کا رہو
کیون نہ یہہ حرمین سے بیزار ہو ۔ جب اوسے ضدین مین اصرار ہو

ہر امر حرمین مین انکار ہے

تقویت الایمان پہ جو قایم رہا ۔ اوسنے نجدیہ طریق اپنا کیا
نور اوسکے مونہہ سے بس جاتا رہا ۔ غضب الہی اوسپہ بس نازل ہوا

دیکہو اونکی شکل کیا خونخوار ہے

نور اونکا اسلیئے جاتا رہا ۔ جو رسول اللہ کو کمتر کہا
کچہہ نہ اونکا مرتبہ سمجہا ذرا ۔ خود سمجہا تو بڑا بہائی کہا

اسلئے اون صورتون پر مار ہے

صورت اونکی اسلئے بی نور ہے ۔ نور ایمان اوسنے بس کافور ہے
جز شرارت کچہہ نہین مذکور ہے ۔ اونکا بلوہ مفسدہ مشہور ہے

مثل جاہل جنگ کو تیار ہے

اونکے مطلب کی کہے کوئی اگر ۔ پہر کوئی زانی ہو یا کوئی بشر
یا ہو قحبہ یا کوئی ہو مفسدہ گر ۔ ہے وہ بیشک جنتی توحید پر

خواہ پیمبر سے اوسے انکار ہے

جب سنینگے گفتگو اور یہہ کلام — اونکے آگے جب بٹینگے خاص و عام
جلکے بہن جاوینگے جاہل سخنو خام — کیونکہ سچ ہی زہر کے مانند نام
اونکی مطلب کی نہین گفتار ہے

کس طرح اس قوم کو سمجہایئے — مغز بیچہر کا کہان سے لایئے
لطف اپنا آپ اب فرمایئے — میرے کہنے سے نکچہہ شرمایئے
چہوڑ دو جو نجد کا آثار ہے

ہو مطیع حرمین کے جی جان سے — مانو اونکے کہنے کو ایقان سے
علم ہے اونکا سبہی قرآن سے — جو اوٹھو دنیا سے تم ایمان سے
دور کر جو جنگ اور تکرار ہے

قوم اسیری ہے، عرب مین فتنہ گر — ہند مین ہے، تقویت الایمان کا شر
کوچہ کوچہ ہر محلہ گھر بگھر — بغض ہائل ہے بہم اسطرح سیر
ایک دوسرے سے چلے بیزار ہے

قبر کی زیارت مین تو تکرار رہتی — پیر و مرشد مین بہت گفتار رہتی
نذر و نیاز ہر ایک کی مدکار رہتی — طبیعت اونکی ہر طرح بیزار رہتی
اوسپہ دیگر بڑہ کے یہہ اظہار ہے

آٹھ رکعت مین تراویح کی تمام — جو پڑہی ہی حضرت نے ہیگی لاکلام
بیس پڑہنا ہیگی بدعت خیال خام — ہے حدیثون مین بہی مذکور عام
دیکھلو جسکو اگر انکار ہے

واہ واہ کیا علم کا فتوی دیا — مجتہد اب یہہ ہوا پیدا نیا
بعد تیرہ سو برس کے علم کا — عقدۂ ناحل کو ہے اب حل کیا
سابقین علما تو بے اعتبار ہے

یعنی جو ہین مجتہد چارون ولی — شافعی حنفی و حنبل مالکی
اونکا ہووے نا مقلد وہ کبھی — اور کبھی جو رہا ہے یہہ بدعتی
کیا محمدی کہنے سے کچہہ آر ہے

ہم وہابی ہین خدا والے سبھی — اور محمدی ہم ہین دیکھو واجبی
کیا مقلد ہون امامون کے کبھی — تہے وہ عالم وقت کے اپنے سبھی
دیکھو یہہ کس زعم کی گفتار ہے

شان مولا کو بڑہایا اسقدر — اور نبیہ کو گھٹایا اسقدر
جسمین ہو تو ہین ظاہر سر بسر — یہہ نہین ایمان کا ہے کچہہ اثر
یہہ عدلوت کی فقط گفتار ہے

کوئی حضرت کو خدا کہتا نہین — شان اونکی یون بڑہا کہتا نہین
کہ خدا سے دوسرا کہتا نہین — پہر خدا سے بہی جدا کہتا نہین
اسمین جاہل جنگ کو تیار ہے

نام ہے اللہ کا جس جا رقم — ہے محمد بہی وہان زیر قلم
اور کلمہ مین ہے نام اونکا بہم — اپنے وقت اذان مین کہتے ہین ہم
پیشوا ایسا وہ عزت دار ہے

جو شفیع امت کا حق نے کردیا
کہتے ہین جاہل کہو مت برملا
روز محشر کو جسے چاہے خدا
وے شفاعت کا حکم اپنے سوا

یون شفاعت سے او نہین انکار ہے

جب ہوا اسطرح حق کا مدعا
روز محشر کو جسے وہ چاہیگا
مرتبہ دیگا شفاعت کا بجا
پھیر نہین موقوف حضرت پر رہا

کیا برا مطلب ہے کیا گفتار ہے ۴

انکا جو کہنا ہے سب توہین ہے
انکی جو ہے راہ سب بے دین ہے
قوم یہہ دشمن اور نکتہ چین ہے
دشمن حرمین یہہ مت ہین ہے

اسکا کہنا بے سند بیکار ہے

یہہ جو ہین نجدی وہابی اور شقی
ایک ایک اپنے کو سمجھے ہے ولی
بلکہ رکھتے ہینگے یہہ دعوی کبھی
کیا عجب ہے جاوین کر ہم بھی نبی

کچھ خدا پر یہہ نہین دشوار ہے

جبکہ دعوی ہوگی نبوت آشکار
کیون نہ پھر ایسے کہے وہ بدشعار
ہے خدا قادر قوی اور برقرار
وہ کرے چاہے محمد سے ہزار

ختم کیا اونپر خدا کا کار ہے

جو ولی اللہ ہین اور ہین خلیل
اب جنے رافضی ہے سدا رب جلیل
جو کرے ہر امر مین اونکو ذلیل
یہہ نہین ایمان کی ہیگی دلیل

کونسا یہہ دین اور گفتار ہے

۴ حق نے جو قرآن مین وعدہ کیا والضحی مین جو ولسوف کہا اور سبحان الذی مین ہے عسی ظاہر وعدہ شفاعت کا لکھا پھر قرآن سے بھی اوسے انکار ہے

اونمین سے تو کوئی بھی ایسا نہ تھا — جسنے دعوی ہو خدائی کا کیا
پھر تمھارا المعنی ہے کس بات کا — کیون ذلیل اونکو لکھا یون جابجا
اوسنے کیون یہہ جنگ اور تکرار ہے

جو کوئی جاہل کہے اونکو خدا — ہو گیا گمراہ اور وہ باولا
وہ بری ہین اس ضلالت سے سدا — پھر اونہین کہتے ہو کیون ہر دم برا
بد کہو اوسکو جو بد کردار ہے

جو مذمت بت کی ہین قرآن ہے — اور جو پوجے اوسکو وہ شیطان ہے
کیونکہ بد دونو ہین یون یہہ بیان ہے — اولیا اللہ کی کیا یہہ شان ہے
اونکو جو ایسا کہے فی النار ہے

ہین مجالس جمع مشایخ حال و قال — اسمین ہے حق کا تصور اور خیال
یہہ کہے بدعت اوسے اور بد فعال — کیا اسے سوجھا ہے یہہ جنگ و جدال
کیون مخالف احمد مختار ہے

ذاکران حق کی تو تعریف ہے — جا بجا اونکی لکھی توصیف ہے
تقویت الایمان کی کیا تالیف ہے — ہر امر مین ایک نئی تخفیف ہے
جو امر ہے شرک کا آثار ہے

گو تصور شیخ ہو یا ہو نبی — غیر حق دلمین اگر لاوے کوئی
خوک سے بدتر ہوا وہ بدعتی — یہہ صراط المستقیم اوسنے لکھی
کونسی آیت کا یہہ اظہار ہے

یہہ نہین جانے تصور مصطفےٰ — خاص حق کا ہے تصور برملا
جینا اور مرنا ہے اونکا ایکسا — دور اور نزدیک ہین ہے فرق کیا

نور نبوی جابجا گلزار ہے

اپنی امت سے نہین غافل رسول — سبکی ہے اونکو خبر حق سے حصول
اونکی ہر ایک بات ہی حق کو قبول — اس امر کو شرک کہتا ہے جہول

یہہ تو بخشا حق نے ایک انوار ہے

یہہ تو ہے قرآن مین مطلق لکہا — جس سے ہو راضی وہ خالق کبریا
غیب کا حال اوسکو وہ دیوے بتا — یہہ کہے اوسکو بہی شرک برملا

اسطرح بدظن ہوا اور خوار ہے

سامنے کہانیکو رکہکر یا اوٹہا — پنج آیت فاتحہ گر پڑہ لیا
کیا حرام اسبات سے کہانا ہوا — جو قرات سنکے بہاگین دم دبا

کیا خدا کے نام سے انکار ہے

شرک بدعت کسکو یہہ سمجہے ہین خام — اسنے پوچہو تو بہلا کوئی کلام
معنی بدعت کے کیا کہتے ہین عام — یعنی نوپیدا اگر ہو کوئی کام

جو نہ حضرت نے کیا وہ کار ہے

تو ہمارا کہانا اور پوشش تمام — جسطرح اس ملک مین ہے رسم عام
سب کہا جاویگا بدعت لاکلام — کیونکہ یون حضرت کرتے تہے یہہ کام

پر گناہ اسمین نہین زنہار ہے

وہان تہی روٹی جو کی یہان تہان ڈبل — وہان تہا گرتہ اور یہان اچکن ہے محل
اور تو پیدا بہت اکثر محل — یہہ نہین کچھہ دین مین ڈالین خلل

وہ ہے بدعت جو بدکردار ہے

سامنے حضرت کے تہے اکثر نہ کام — اور تہے پیچہے ہوگئی وہ لا کلام
ہے درستی دین کا وہ انتظام — کچھہ وہ بدعت بد نہین ہے خاص و عام

کیا سند حضرت سے سب درکار ہے

گر اسی پر منحصر ہے سب بیان — تہا جمع اسطور پر قرآن کہان
اور کہان اعراب تہی اوسیر عیان — یہہ بہی تو بدعت ہوئی ای مہربان

اب کہو کس بات کی تکرار ہے

بعد حضرت کے ہوئے صدہا امر — دین اور اسلام کے مضبوط پر
تہا نہ بائل ہو کوئی فتنہ و شر — انتظام اصحاب ہے اسطور پر

کیا وہ سب بدعت ہے اور بیکار ہے

اسلیئے بدعت کی ہینگی دو قسم — ایک حسنہ ایک سیئہ ہی رقم
ایک بدعت سے ہے دین قایم اتم — ایک بدعت سے گناہ ہوتا ہے ضم

لفظ بدعت کچھہ نہین بدکار ہے

فرض روزہ اور نمازین جو مدام — اور سنت موکدہ پڑہتے ہین عام
اس سے گر صدہا نوافل اور صیام — جو کرے بدعت نہین ہے اسکا نام

یہہ تو سب احسن ہے نیک آثار ہے

سب ہے وہ بدعت جس سے سنت دور ہو		جیسے رکہنا تعزیہ مامور ہو
مرثیہ خوانی کا جو مذکور ہو		یہہ امر شرعی نہین منظور ہو
	اسطرح کی بات سب بیکار ہے	
اسمین ہے اسراف بیجا اور گناہ		اتنی لاگت مین تو ہو دین کی پناہ
یعنی ایک مسجد بنے ہو سجدہ گاہ		اور جو کہلوادے سب اللہ کی راہ
	پہر تو جنت اوسکو وہان تیار ہے	
ہے غرض میری جو ہین علماء دین		ما سلف سے آجتک شرع متین
منع کرتے بد ہین جو بد ہے کہین		تقویت الایمان کی طرح سے نہین
	کیونکہ اوس سے سب عرب بیزار ہے	
یہہ اسیری قوم کا ہے مدعا		تقویت الایمان مین ہے جو کچہہ لکہا
رد علماء عرب نے ہے کیا		جو اسیری قوم نے فتوی دیا
	اسلئے اوسکا نہین اعتبار ہے	
علم غیبی کی بہی ہینگی دو قسم		ایک حقیقی ایک اضافی ہے رقم
وہ انکے لکہے دونو طرح مشرک ہیم		خواہ وہ کیسے ہی سمجہے یہہ علم
	دونون صورت سے وہ بدکردار ہے	
دیکہو یہہ جرات کو اور تکسیر کو		اور بیجا اوسکی یہہ تقریر کو
اور مین ارتمنی تفسیر کو		اوسکی سب معنی کو اور تاثیر کو
	کیا اضافی سے وہان انکار ہے	

اور انکے بڑھ کے ہے برملا
تقویت الایمان نے جاری کیا
ہند سے اسلام تھا جاتا رہا
ورنہ مسجد مین تھا ابس لوٹے گرتا
کون جانے تھا خدا کس کار ہے

جو ہین بدرسمین سو وہ گھٹتی نہین
چاہے لاکھون کاٹو یہ کٹتی نہین
آجتک ایک اونمین سے مٹتی نہین
تقویت الایمان سے کچھہ ہٹتی نہین
جو ہے بد اوسکا تو بد اطوار ہے

لیکن اسمین اور بڑھ کے گل کھلا
قائم اونکو نہ اسنے کچھہ دیا
جو کہ بد تھا سو تو بد کا بد رہا
لیکہ نیکون مین نیا جھگڑا اوٹھا
ہر طرف ایک شور اور تکرار ہے

عبد کے معنی کہین ہین مخر خام
دیکھو اس توہین کو اے خاص و عام
کیا محمدؐ سے ہے مگر حق کا غلام
کیسی گستاخی کا ہیگا یہہ کلام
رتبہ عبدی نہ یہہ زنہار ہے

عبد اور معبود دیگر ہے مقام
پاس آقا کے مصاحب بیٹھین عام
یہہ نہین نسبت کہ آقا اور غلام
جوتیون پر پیر کھڑا رہوے غلام
بیقدر سب سے غلامی کار ہے

ہے محمدؐ کی نہین ایسی قدر
عبد کا رتبہ نہین اس طور پر
اور یا دین دخل یہہ ہو دین بدر
وہ تو ہی معبود کا عابد بشر
وصل اوس سے ہر گھڑی سربار ہے

عبد بن معبود کا کیا نام ہو | اور بن معبود وہ بے کام ہو
عبد مین ہر طرح سے اکرام ہو | قی عبادی کا جو مطلب تام ہو

عبد اور معبود ایک اسرار ہے

اور جو بندہ کہو تو ہے یہہ اور | اسکو کر لو آپ دلمین خوب غور
ہے وہ بندہ حکم جو مانے بغور | اور غلام ہوتا ہے مگر اکام چور

حکم سے آقا کے وہ بیزار ہے

ہے عرض میری ولی اسکو سنو | ذکر جب کوئی بزرگون کا کرو
اسطرح رکھو لحاظ اور تم کہو | لفظ ۔۔ سوم اور اثبات کا ہو

کیونکہ انکو ذکر حق کا پیارا ہے

خمسہ بدین مضمون در حقیقت شان

خدا کی شان وہ اعلیٰ ہے کیا اسکو بشر جانے | کہاں یہہ حوصلہ ہر ایک کا جو اسکی قدر جانے
کہاں جن و ملک جانے کہاں علم و ہنر جانے | محمد مصطفےٰ صل علیٰ حق کی قدر جانے

جو شان حق ہے وہ جانے بشر کیا اسقدر جانے

خدا مداح جسکا ہے نبی کی اسقدر شان ہے | شفیع المذنبین محشر میں وہ نعت شایان ہے
خدا کے بعد سب سے بڑھ کے شان انکی شایان ہے | رسول اللہ کی عظمت سمجھنا عین ایمان ہے

نہ جانا انکو جو تیرہ خدا کی کیا قدر جانے

سراپا نور بے سایہ خدا کی خاص رحمت ہے
کوئی ثانی نہیں مطلق جہان اونکی نہ عظمت ہے
زمین و آسمان میں انکے سے اوسے بس یہی شہرت ہے
عجب شان نبوت ہے عجب شان رسالت ہے
عجب شان جلالت ہے کہ خالق خوب تر جانے

مقرب اسقدر حق کا کہان کوئی ہوا ایسا
دکھایا اتنی ہی مدت مین کل اول و آخر کا
زمین سے لامکان تک پل مین عرش تک جسکا
عجب رتبہ وہ اعظم ہے شب معراج مین جو تھا
مقام قاب قوسین کے فاوحی کیا بشر جانے

اونہین کے ذات سے سبکو ہوئے ہر جا یہ سامانے
خدا ایسا نبی ایسا دونون ذات لاثانی
کوئی ایسا ہوا ہیگا نہ ہوگا شیر حقانے
نبی کی شان سے خلقت نے حق کی شان پہچانے
قمر سے مہر کی عظمت نمایان ہی اگر جانے

بیان کب ہو سکے اقدس مبارک پاک ذیشان کا
درود اوسپر خدا پڑھتا ہے رتبہ دیکھو خود وہانکا
الم نشرح شہی ہے والضحیٰ ہے شاہ کی شان کا
اونہین کے شان مین ہیگی نزول جسپہ قرآن کا
خدا کی شان کے آگے وہ شاہ اسطرح سر جانے

سبھی مخلوق سے بہتر کیا حق نے جو احمد کو
برائی خاص کل سے حق کیا حق نے جو احمد کو
بلا اس شان و شوکت سے لیا حق نے جو احمد کو
خلق کیا جا وہ رتبہ دیا حق نے جو احمد کو
بڑائی کا یہ سا کیئے یہہ لیتے بس وقر جانے

خدا کی ثنا جو کامل ہے اوسکی کون حد جانے
جو بڑہ کر آپنے سے لا بس اوسکو حد و کد جانے
ولی جتنا کیا حق نے لبس اوتنا ہی سند جانے
جو ثنا معبود نے اوسکو تو بس اوسکا عبد جانے
عبد معبود پر قربان و معبود اوسکا قدر جانے

مبارک نام پایا جب او حق کی تربت کو
سیاہ دل کی ہو وہ دو جو لیوے نام حضرت کو
در معاونہیں پڑے دل سے جو جا حقکی تربت کو
منزلوا قدس اعلی ہی جو مومن جا دیارت کو

خدا کی اوسپہ رحمت ہی جو رحمت کا وہ گھر جانے

غلاف اوسپر پڑا ہی سبز رحمت کی وہ تربت سے
بنا گنبد مبارک ہے فرشتہ آتے ہین رب سے
نبی کو اور اونکی قبر کو بہتر کہے سب سے
نہیں تو بعضے ایسے ہین کتنے بنا ہین اونکی تربت سے

غلاف و چادر ہو جس قبر پر تربت اوسکو کر جانے

یہی کہتے ہین حقکی شان کے آگے ہین سب بدتر
نبی یا ولی ہو یا کوئی اعلی ہو یا کہتر
ہر ایک عجز و کنایہ ملین حاجت کرتے ہین المبر
یہ ہنسنگی حاجی کتنے خدا کے ماسوا سب پر

بترا ہر بلا کہتے ہین ہم کیوہر بغیر جانے

میان جو کچھ تربت کو بس او نیچے تبرا ہے
جو بت کہوے ہی تربت کو بس او نیچے تبرا ہے
جو دہ یاد پاک تربت کو بس او نیچے تبرا ہی
برا جانے جو زیارت کو بس او سبزی بھی تبرا ہے

جو ہین معشوق خالق کے مزار اونکا طہر جانے

خدا کو چھوڑ کر سجدہ جو جا قبرون پہ کرتی ہین
وہ گو اپنی کو اس حرکت سے انگار دو زخ بہرتے ہین
نہیں عشق ان او نسے پیغمبر دہ نیچے لڑتی ہین
خلاف اون کے یہ کرتی ہین اگر نا کرتے ہین

درود فاتحہ قبرون پہ پڑھنا ہی حصر جانے

خدا کو چھوڑ کر منت بزرگون کی جو مانگتے ہین
اور اون کے نام کے بکرے کا کرنا فخر سمجھتے ہین
یہ ہے سجدہ کا یہہ لا رکا اور یہہ ملا ہین
بتقریب جینے کو بنگئے ہر ایک ٹھکانہ ہین

یہہ سب عبادت ہین مشرک کی بس اسکو خوب ترجانے

رسومین جو ہمارا ہین ان دیو عرب مین نہین ہنگے
کسی شادی غمی مین ہو دیا اور ہی کبھو ہنگی
کرو اونکو کبھی مت تم کہ اسمین عیب ہنگی
ہنود و نکی یہہ صحبت سے وہ جانے سب ہنگی

سند جنکی نہو قرآن مین ابس اونکو کفر جانے

خدا کی شان کہ آگے کہو بیونکو مت بدتر
خدا اونکو پکارے ہے مکرم مکرمیون کر کر
بڑا بہائی مت سنا جانو کہ رتبہ ہے رسول اکبر
غلاف اونکی قبر پہ ہے نہ بت اسکو کرو باور

ہر ایک کہنہ ہے وسنے مین پیمبر کا وقر جانے

وہی مومن ہے جو دل سے نبی پر جان فدا ہووے
چلے سنت پہ اونکے وہ کہ پس مرضی خدا ہووے
مرے جبتو دنیا تو عقبی مین بھلا ہووے
وہی اچھا ہے جنہین عشق اونکا بسا ہووے

وہی ہے عاشق اللہ محمد پر جو مرجانے

وہی صوفی وہی زاہد وہی عالم و فاضل ہے
وہی مومن وہی سنی وہی بس حق کا قائل ہے
وہی مجذوب و ذاکر ہے وہی سالک و شاغل ہے
وہی آگاہ طریقت ہے وہی بس پیر کامل ہے

جسے ڈوبا محبت مین محمد کی اگر جانے

امیر اس ہند سے بہتر مدینہ کو سفر کر جا
زبان کو ذکر خالق سے ہمیشہ تر کر جا
پڑہا کر نعت احمد کو جیئے جبتک تو ہر جا
تصدق ہو کے مرقد پر وہین قدمون مین جا مرجا

یہی ہے نعمت عظمے جو اللہ کی قدر جانے

تمت

الحمد للہ و بارک اللہ کہ کتاب لاجواب دندان شکن قوم عبد الوہاب
برحمت پروردگار سعی بکاشف الاسرار محسن سعی د کوشش کمانیبنی

کارپردازان مطبع آلہی خصوصاً جناب محبوب خان صاحب مہتمم مطبع
ہذا کے عنایت بغایت سے چھپکر طیار ہے بہائی مسلمانون سنت
جماعت کو مژدہ ہو کہ کتاب کثیر الفوائد ورق تھوڑے مگر پر دلیل
اور قیمت قلیل کہ فی جلد ایک آنہ ہے جن صاحبون کو مطلوب ہو
دوکان محمد حفیظ و محمد صدیق سوداگر کناری بازار شہر آگرہ سے
لیجاوین اور سعادت دارین حاصل کرین +

قطعہ تاریخ

یہہ رسالہ جب چھپا تا در عجوب | کاشف الاسرار اور راحت قلوب
غور کی تاریخ تو آئی یہہ ٹھیک | اہل سنت کی دلائل ہے یہہ خوب
۱۲ھ ۸۹

ولہ

کیون نہ سبکے مدعی یہہ زیر ہو | عیسوی پیر سال مین کیا دیر ہو
دی ندا ہاتف نے کہہ پر کیون یہہ | دشمنون کی قاتل شمشیر ہو
۱۸ ۷۲ع